فَسْئَلُوْٓا اَھْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

”تو پوچھ لیا کرو ان سے جو جانتے ہیں، اگر تم نہیں جانتے“ (ترجمہ شیخ الہند)

فتاویٰ یسئلونک

آپ کے مسائل کا شرعی حل

رئیس دار الافتاء حضرت مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

خصوصی شمارہ بابت مسائلِ قربانی

شمارہ 170 | جمعۃ المبارک یکم ذی الحجہ 1443ھ یکم جولائی 2022ء

اس شمارے میں شامل فتاویٰ جات

- قربانی نہ کرنے والے کے گھر گوشت نہ بھیجنا
- اجتماعی قربانی میں بقیہ شرکاء کی آمدنی کی تحقیق
- خواتین کا جانور پر چھری پھیرنے کا حکم
- قربانی کا جانور خریدنے سے وجوب کا ساقط ہونا
- دیگر ممالک میں بسنے والے مفلوک الحال مسلمانوں کے لیے قربانی
- قربانی میں افضل جانور

سوال ارسال کرنے کے طریقے

- سوالات تحریری صورت میں متعین سوالنامے پر بالمشافہ جمع کروائیں۔
- ask@yasalunak.com پر برقی مراسلے (ای میل) کی صورت میں ارسال کریں۔
- www.yasalunak.com پر موجود سوالنامے کے ذریعے ارسال کریں۔
- 0333-9206874 پر مکمل نام کے ساتھ واٹس ایپ کریں۔

زیر اہتمام: فقہ اکیڈمی کراچی C-335، بلاک-1، گلستان جوہر، بالمقابل جامعہ کراچی، یونیورسٹی روڈ، کراچی، پاکستان۔

قربانی نہ کرنے والے کے گھر گوشت نہ بھیجنا

سوال: اگر کوئی فرد قربانی کے لیے صاحب نصاب ہو اور سمجھانے کے باوجود قربانی نہ کرے اور یہ کہے کہ یہ میرا اور اللہ کا معاملہ ہے تو کیا اصلاح کی نیّت سے قربانی کرنے والے انفرادی یا اجتماعی فیصلہ کر کے اس قربانی نہ کرنے والے فرد کو قربانی کا گوشت نہ دیں تو کیا شریعت میں اس کی اجازت ہے؟ آپ رہنمائی فرمادیں کہ میں کیا کروں؟

جواب: اگر کوئی شخص صاحب نصاب ہونے کے باوجود قربانی نہیں کرتا وہ شخص گناہ گار ہے۔حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے: عن أبي هريرة، رضي الله عنه قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: «من كان له مال فلم يضح فلا يقربن مصلانا» وقال مرة: «من وجد سعة فلم يذبح فلا يقربن مصلانا» هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه «[التعليق - من تلخيص الذهبي] ٧٥٦٥ - صحيح (المستدرك على الصحيحين للحاكم (٤/ ٢٥٨) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس کے پاس مال ہو، اور وہ اس کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عید گاہ کے قریب بھی نہ آئے۔

لہذا ایسے شخص کو محبت سے اور حکمت بصیرت سے سمجھایا جائے اور معصیت کے ارتکاب سے روکا جائے، لیکن اگر نصیحت سے فائدہ نہ ہو رہا ہو تو اگر وقتی قطع تعلقی معصیت سے روکنے کے لیے مفید معلوم ہو تو وقتی قطع تعلقی کر لی جائے اور اس کا اظہار بھی کر دیا جائے اور گوشت نہ بھیجنا بھی اسی قطع تعلقی کا ایک اثر ہے، لہذا اس کی اصلاح کی غرض سے گوشت نہ بھیجنا بھی درست ہے، تاہم اگر یہ معلوم ہو کہ قطع تعلقی کا اس شخص پر کوئی اثر نہیں ہوگا، بلکہ وہ اور زیادہ متنفر ہو کر اسلامی احکام سے دور ہوتا چلا جائے گا تو اس صورت میں تعلق کو باقی رکھتے ہوئے اس کو ہر طرح سے سمجھانے کی کوشش جاری رکھنا ہی بہتر ہے۔

قال ابن عبد البر: هذا مخصوص بحديث كعب بن مالك ورفيقيه، حيث أمر صلى الله عليه وسلم أصحابه بهجرهم، يعني زيادة على ثلاث إلى أن بلغ خمسين يوما. قال: وأجمع العلماء على أن من خاف من مكالمة أحد وصلته ما يفسد عليه دينه أو يدخل مضرة في دنياه يجوز له مجانبته وبعده، ورب صرم جميل خير من مخالطة تؤذيه.(المرقاة (٣١٤٦/٨)

وحاصل ذلك أن الهجران إنما يحرم إذا كان من جهة نفساني .أما إذا كان على وجه التغليظ على المعصية والفسق أو على وجه التأديب كما وقع مع كعب بن مالك وصاحبيه أو كما وقع مع رسول الله صلى الله عليه وسلم مع أزواجه, أو لعائشة مع ابن الزبير رضي الله عنهم . فإنه ليس من الهجران الممنوع, والله سبحانه وتعالى أعلم. (تكملة فتح الملهم (٣٥٧/٥)

اجتماعی قربانی میں بقیہ شرکاء کی آمدنی کی تحقیق

سوال: جب قربانی کے لیے حصہ ڈالا جاتا ہے تو کیا یہ دیکھنا ضروری ہے کہ بقیہ چھ افراد جو حصہ ڈال رہے ہیں، ان کی آمدنی حلال ہے یا نہیں؟ اگر ہم کسی مسجد یا کسی بڑی جماعت میں حصہ ڈالیں تو باقی حصے داروں کے بارے میں عموماً کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں کیا قربانی ادا ہو جائے گی؟ اور ہمارے حصے کا گوشت ہمارے لیے حلال ہوگا؟

جواب: موجودہ دور میں اجتماعی قربانی کا رواج عام ہو رہا ہے، اور بہت سارے ادارے یہ خدمت انجام دے رہے ہیں، یہ جائز ہے، شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ اور اجتماعی قربانی میں ایک بات کا خاص طور پر خیال رکھنا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ جان بوجھ کر حرام آمدنی والے افراد کے ساتھ شرکت نہ ہو، ورنہ قربانی صحیح نہیں ہوگی، اس لئے اجتماعی قربانی کا انتظام کرنے والے اداروں پر ضروری ہے کہ اس بات کا خیال رکھیں، اور اس کی آسان صورت یہ

ہے کہ جہاں حصوں کی بکنگ ہوتی ہے وہاں بڑے حروف میں یہ اعلان لکھ کر آویزاں کریں کہ "حرام آمدنی والے مثلاً سود، جوا، بینک، انشورنس، رشوت ڈاکہ اور چوری کی رقم والے اجتماعی قربانی میں شرکت نہ کریں ورنہ وہ خود ذمہ دار ہوں گے"۔ البتہ اگر کسی شخص کے بارے میں حرام آمدنی کے قرائن موجود ہوں تو اس سے درخواست کی جائے کہ وہ کہیں سے حلال مال لاکر قربانی میں شریک ہو اور حرام رقم ہرگز شامل نہ کریں۔

لہذا صورت مسئولہ میں قربانی کے لیے مسجد، یا بڑی جماعت میں حصہ ڈالنا درست ہے، بلاوجہ کسی پر شک شبہ کرنا درست نہیں۔ البتہ اجتماعی قربانی میں حصہ ڈالنے سے پہلے اس بات کی یقین دہانی کرلیں کہ وہ ادارہ علماء کرام کی نگرانی میں یا ان سے مسئلہ پوچھ کر شرعی تقاضوں کے مطابق تمام مراحل انجام دیتا ہے۔ تحقیق کرکے اطمینان کرلیں، اس کے بعد حصہ ڈال کر شریک ہوں۔

لأنا قد أمرنا بحسن الظن بالمؤمنين وحمل أمورهم على ما يجوز فوجب حمله على ما يجوز.(أحكام القرآن للجصاص- (٥ / ١٦١)

يجب أن يعلم أن الشاة لا تجزئ إلا عن واحد، وإن كانت عظيمة، والبقر والبعير يجزي عن سبعة إذا كانوا يريدون به وجه الله تعالى، والتقدير بالسبع يمنع الزيادة، ولا يمنع النقصان، كذا في الخلاصة.(الفتاوى الهندية (٥/ ٣٠٤)

وجه الاستحسان أنه لما اشتراها للذبح وعينها لذلك فإذا ذبحها غيره فقد حصل غرضه وأسقط عنه مؤنة الذبح، فالظاهر أنه رضي بذلك فكان مأذونا فيه دلالة فلا يضمن ويجزيه عن الأضحية كما لو أذن له بذلك نصا، وبه تبين وهي قول الشافعي - رحمه الله - أنه يجزيه عن الأضحية ويضمن الذابح؛ لأن كون الذبح مأذونا فيه يمنع وجوب الضمان، كما لو نص على الإذن؛ وكما لو باعها بإذن صاحبها ولو لم يرض به وأراد الضمان يقع عن المضحي.(بدائع الصنائع، دارالكتب العلمية (٥/ ٦٧)

خواتین کا جانور پر چھری پھیرنے کا حکم

سوال: اگر مرد گھر میں نہ ہوں یا جوان لڑکے بزدل ہوں اور جانور کے گلے پر چھری نہ پھیر سکتے ہوں تو ایسی صورت میں عورت کا چھری پھیرنا جائز ہے یا نہیں؟ عام طور پر جانور ذبح کرنا اور قربانی کے جانور کو ذبح کرنا، دونوں کا حکم بتادیں۔

۲۔ اگر صرف خواتین گھر میں ہوں اور کچھ مرغیاں پالی ہوئی ہوں تو ضرورت کے وقت ایک نڈر خاتون مرغی ذبح کرسکتی ہے؟ بالکل اسی طرح اللہ کا نام لے کر، جیسے مرد کرتے ہیں۔ اس حوالے سے رہنمائی فرمادیں،

جواب: اگر عورت باہمت ہو، ذبح کا طریقہ جانتی ہو، تو ایسی صورت میں وہ قربانی کے جانور کو خود ذبح کرسکتی ہے۔ لیکن اگر قربانی کا جانور مذبح میں ہو یا گھر سے باہر ہو، تو ایسی صورت میں پردے کا خیال کر کے ذبح کرے یا یہ کام کسی دوسرے مرد کے ہی ذمے لگادے۔ البتہ گھر میں رہتے ہوئے جانور یا مرغی وغیرہ ذبح کرسکتی ہے۔

المرأة المسلمة والكتابية في الذبح كالرجل.(الفتاوى الهندية (٥/ ٢٨٦)

والحاصل أن كل ما فيه زيادة ألم لا يحتاج إليه في الذكاة مكروه، كذا في الكافي.(الفتاوى الهندية (٥/ ٢٨٨)

قربانی کا جانور خریدنے سے وجوب کا ساقط ہونا

سوال: کسی شخص نے قربانی کا جانور لیا اور پھر اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی، جس کے بعد انہوں نے وہ جانور اسی ہزار کا ایک قصائی کو بیچ دیا اور وہ پیسے ان کے پاس آگئے۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ آپ چوں کہ قربانی کا جانور لے چکے تھے اس لیے وہ قربانی آپ کی ہوگئی، دوبارہ قربانی کی ضرورت نہیں ہے۔ برائے مہربانی جلد جواب ارسال فرمادیں۔

جواب: قربانی کے جانور کو بلاعذر فروخت کرنا مناسب نہیں البتہ کسی

عذر کی بناء پر اگر جانور فروخت کیا گیا ہے تو دوسرا جانور خرید نا ضروری ہے دوسرا جانور اگر پہلے جانور سے کم قیمت کا خرید ا گیا تو حاصل ہونے والے نفع کو صدقہ کرنا ضروری ہے۔

ولو باع الأضحية جاز خلافا لأبي يوسف - رحمه الله تعالى -، ويشتري بقيمتها أخرى ويتصدق بفضل ما بين القيمتين (الفتاوى الهندية، كتاب الاضحية، الباب السابع في التضحية عن الغير وفي التضحية بشاة الغير عن نفسه)

دیگر ممالک میں بسنے والے مفلوک الحال مسلمانوں کے لیے قربانی

سوال: کیا اپنے گھر میں قربانی کرنے کے بجائے شام، برما فلسطین، افغانستان اور دیگر ممالک میں رہنے والے غریب مسلمانوں کے لیے رقم بھیجی جاسکتی ہے؟ تاکہ جو پاکستانی ادارے وہاں کام کر رہے ہیں وہ قربانی کریں اور غریب مسلمانوں میں گوشت تقسیم کریں۔ برائے مہربانی رہنمائی فرمادیں۔

جواب: اگر اپنی قربانی دنیا کے دیگر مقامات میں کی جائے جہاں مسلمان خوراک وغیرہ کے زیادہ حاجت مند ہیں تو شرعاً اس کی گنجائش ہے۔ اس طرح یہ عمل قربانی کے ساتھ ساتھ ایک امت ہونے کی حیثیت سے تعاون باہمی کی بھی اچھی مثال ہے۔

وشرعا (ذبح حيوان مخصوص بنية القربة في وقت مخصوص. وشرائطها: الإسلام والإقامة واليسار الذي يتعلق به) وجوب (صدقة الفطر) (الدر المختار: كتاب الأضحية)

قربانی میں افضل جانور

سوال: قربانی میں بکرا زیادہ افضل ہے یا گائے؟

جواب: قربانی کے لیے سینگوں والا خصی مینڈھا افضل ہے۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: خَيْرُ الضَّحَايَا الْكَبْشُ الْأَقْرَنُ. (سنن ابن ماجه، كتاب الأضحية) ترجمہ: ”بہترین قربانی سینگوں والے مینڈھے کی قربانی ہے“۔ اس کے بعد ہر وہ جانور افضل ہے جس کا گوشت زیادہ ہو اور لذیذ ہو چنانچہ ایک موٹی تازی بکری کی قربانی دو دبلے اور لاغر بکروں سے افضل ہے۔

والخصي أفضل من الفحل؛ لأنه أطيب لحما . . . إذا كان قيمة الشاة والبدنة سواء كانت الشاة أفضل؛ لأن لحمها أطيب، كذا في الظهيرية. (الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية)

وفى فتاوى ابي الليث: شراء الأضحية بثلاثين درهما شاتان افضل من شراء واحدة قال وشراء الواحدة بعشرين افضل من شراء شاتين بعشرين لأن بثلاثين درهما توجد شاتان على ما يجب من كمال الأضحية في السن والكبر ولايوجد بعشرين كذلك حتى لو وجد كان شراء الشاتين افضل ولو لم يوجد بثلاثين كذلك كان شراء الواحدة افضل. (الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية)

ختم شد